اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ
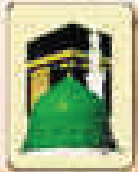
معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلۡمَدِیۡنَۃُ الۡعِلۡمِیّۃ

سِنِ طَباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکۡتَبَۃُ الۡمَدِیۡنہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: **توکُّل** ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

پوچھتا۔ وہ کچھ فرمادیتے، یہ دوسرے کے پاس حاضر ہوتا۔ یوں ہی بغداد شریف آیا اور حضرت سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلسِ وعظ میں حاضر ہوا۔ عرض کی: ''یاسیدی! اس حدیث کے معنی کیا ہیں: ''اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُورِ اللّٰهِ'' فرمایا: اس کے یہ معنی ہیں کہ ''زنار توڑ اور نصرانیت چھوڑ، اسلام لا۔'' وہ یہ سنتے ہی بے تاب ہوا اور **کلمۂ شہادت** پڑھا۔ (ملخصًا، تذکرۃ الاولیاء، ج۲، ص۱۰) اور کہا: ''یاسیدی میں اتنے مشائخ کرام کے پاس گیا اور کسی نے مجھے نہ پہچانا۔'' فرمایا: سب نے پہچانا، مگر تجھ سے تَعَرُّض نہ کیا (یعنی پوچھ گچھ نہ کی) کہ **تیرا اسلام میرے ہاتھ پر لکھا ہے۔**

مُجَاھَدے کا مطلب

عرض: مجاہدے کے کیا معنی ہیں؟

ارشاد: سارا مجاہدہ اس آیۂ کریمہ میں جمع فرمادیا ہے:

وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى ؕ

جو اپنے رب (عَزَّوَجَلَّ) کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور نفس کو خواہشوں سے روکے بے شک تو جنت ہی ٹھکانہ ہے۔

(پ۳۰، النزعت: ۴۰، ۴۱)

یہی جہادِ اکبر ہے۔ حدیث میں ہے: جہادِ کفار سے واپس آتے ہوئے فرمایا:

رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ

ہم اپنے چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف پھرے۔

(کشف الخفاء، حرف الراء المهملة، الحديث ۱۳۶۰، ج۱، ص۳۷۵)

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کِھلاتے ھیں

ایک صاحب کو اَنار کی خواہش میں **تیس برس** گزر گئے اور نہ کھایا۔ اس کے بعد خواب میں زیارتِ اَقدس حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے کہ فرماتے ہیں: ''اِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا'' تیرے نفس کا بھی کچھ تجھ پر حق ہے۔ صبح اٹھے انار کھایا۔ اب نفس نے دودھ کی خواہش کی، فرمایا تیس برس خواہش کر پھر شاید حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تشریف لائیں اور فرمائیں، اس سے یہی بہتر ہے کہ **صبر** کر۔ فوراً خواہش دُور ہوگئی۔